وفاقی وزیر داخلہ کے ساتھ اہم ملاقاتوں کے احوال

مولانا عبدالقدوس محمدی

گزشتہ دنوں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ایک اعلیٰ سطح کے وفد نے حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی قیادت میں وفاقی وزیر داخلہ جناب احسن اقبال صاحب سے ملاقات کی۔ وفد میں مولانا ڈاکٹر عادل خان مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی، مولانا امداداللہ ناظم وفاق المدارس سندھ و ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، مولانا قاضی عبدالرشید ناظم پنجاب و مہتمم دارالعلوم فاروقیہ راولپنڈی، مولانا صلاح الدین ناظم بلوچستان و مہتمم دارالعلوم چمن، مولانا قاری نسیم خلیل، مولانا آدم خان اور راقم الحروف شامل تھے۔ وفاقی وزیر داخلہ سے ملاقات خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ مولانا محمد حنیف جالندھری نے اپنی روایات کے مطابق اس ملاقات کو بامقصد اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے ایک عرضداشت تیار کر رکھی تھی جس میں وزارت داخلہ سے متعلقہ دینی مدارس کے جملہ مسائل اور ملک بھر کے ائمہ و خطباء اور علماء کرام کی مشکلات کا احاطہ کیا گیا تھا۔ مولانا محمد حنیف جالندھری نے عرض داشت کے جملہ نکات کی بڑی خوبصورتی سے وضاحت کی اور ایک ایک نکتے کو زور دے کر بیان کیا۔ وفاقی وزیر داخلہ نے بعض امور پر فوری احکامات صادر کیے اور بعض امور پر ہنگامی اجلاس طلب کیے۔ انہوں نے اپنی پہلے سے طے شدہ بعض میٹنگز کو ملتوی کر کے مدارس کے مسائل پر ہنگامی میٹنگز طلب کیں، جن میں سے ایک میٹنگ غیر ملکی طلبہ کے ویزوں سے متعلق تھی جبکہ دوسری میٹنگ جملہ معاملات سے متعلق 30 اپریل بروز پیر کو طلب کی جس میں تمام متعلقہ محکموں اور وزارتوں کے افسران اور اسٹیک ہولڈرز کو مدعو کیا گیا۔ قائدین وفاق نے بڑی بے تکلفی سے وزیر داخلہ کو دینی مدارس کے مسائل و مشکلات اور ان معاملات کی نزاکت باور کروائی، انہیں مسلم لیگ (ن) کے حوالے سے رائے عامہ میں پائے جانے والے گلے شکووں کی حقیقی تصویر دکھائی، انہیں کئی حکومتوں خاص طور پر موجودہ حکومت کی دینی مدارس کے حوالے سے ٹال مٹول اور لیت و لعل پر مبنی پالیسیوں اور ان کے منفی اثرات سے آگاہ کیا، وزیر داخلہ صاحب نے بھی بڑی خوش اخلاقی، توجہ اور انہماک سے نہ صرف یہ کہ جملہ مسائل کو سنا بلکہ ان کے حل کی بھی یقین دہانی کروائی۔

وفاق المدارس کی طرف سے اٹھائے گئے نکات اور مسائل کے حوالے سے وزیر داخلہ نے مولانا محمد حنیف جالندھری اور دیگر زعماء وفاق کی موجودگی میں ہی 30 اپریل کو اجلاس طلب کرنے کا اعلان کیا تھا اور اس خواہش کا

بھی اظہار کیا تھا کہ اس اجلاس میں وفاق المدارس کی طرف سے بھی نمائندگی ہونی چاہیے، چنانچہ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کے حکم پر مولانا ظہور احمد علوی اور راقم الحروف کو اس اجلاس میں حاضری کا موقع ملا۔ اجلاس میں وفاقی وزیر داخلہ کے علاوہ سیکرٹری داخلہ ایڈیشنل سیکرٹری، ڈی جی نیکٹا محترم احسان غنی، وزارت خزانہ اور دیگر وزارتوں کے نمائندوں، اسلام آباد کے چیف کمشنر اور ڈپٹی کمشنر نے شرکت کی۔ اس موقع پر ایک ایک کر کے تمام نکات زیر بحث آئے۔

1۔ غیر ملکی طلبہ کے داخلوں کے معاملے میں سیکرٹری داخلہ نے بتایا کہ اس حوالے سے پالیسی کی تشکیل ،تمام زیر التوا معاملات پر نظر ثانی کا سلسلہ جاری ہے، وفاقی وزیر داخلہ نے وفاق المدارس کے موقف کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ غیر ملکی طلبہ کا پاکستان آنا ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے، وہ یہاں سے تعلیم حاصل کر کے جب اپنے اپنے ملکوں میں جا کر خدمات سرانجام دیں گے تو اس سے پاکستان کی نیک نامی میں اضافہ ہوگا لیکن بد قسمتی سے ہم نے ان طلبہ پر اپنے دروازے بند کیے تو انڈیا اس صورتحال سے خوب فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ہمیں اس مسئلے کا فوری طور پر کوئی حل تلاش کرنا چاہیے تاہم اس بات کو یقینی بنانا چاہیے اور ملکی سلامتی اور مفاد کو پیش نظر رکھا جائے، وزیر داخلہ ان خدشات کا پہلی ملاقات میں بھی اظہار کر چکے تھے جس کے جواب میں مولانا محمد حنیف جالندھری نے انہیں تسلی دلائی تھی کہ پاکستانی طلبہ کی طرح غیر ملکی طلبہ کو بھی ہم ہر قسم کی منفی سرگرمیوں سے باز رکھیں گے اور اس بات کا پورا پورا اہتمام کیا جائے گا کہ ان سے کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہوں، تا کہ دنیا بھر کے لوگوں کے لیے حصول علم کے دروازے بند نہ ہوں۔ دوسرا نکتہ رجسٹریشن کا تھا جس پر ڈی جی نیکٹا نے بتایا کہ رجسٹریشن کے لیے فارم تیار کر لیا گیا تھا اور اب رجسٹریشن کا سلسلہ جاری ہے، انہوں نے بتایا کہ پنجاب میں اسکولز رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت، کے پی کے حکومت نے رولز آف بزنس میں ترمیم کر کے، فاٹا میں وزارت مذہبی امور کے تحت 689 مدارس رجسٹرڈ ہو گئے ہیں، جبکہ 200 نئے مدارس قائم ہوئے ہیں، گلگت بلتستان میں 146 مدارس رجسٹرڈ کر لیے گئے ہیں، سندھ میں اسپیشل برانچ کے ذریعے رجسٹریشن ہو رہی ہے لیکن وہاں مزاحمت اور انکار کا سامنا ہے جبکہ بلوچستان سے کوئی رسپانس نہیں آیا۔ اس پر وزیر داخلہ نے برہمی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہونا تو یہ چاہیے کہ ہم رجسٹریشن از خود کریں لیکن جب مدارس والے رجسٹریشن کروانا چاہتے ہیں تو اس میں غیر ضروری تاخیر سے کام کیوں لیا جا رہا ہے؟ انہوں نے ڈی جی نیکٹا کو ہدایت کی کہ وہ چاروں صوبوں کے متعلقہ ذمہ داران کا دو دن میں اجلاس طلب کر کے ایک طریقہ کار وضع کریں، ہر صوبہ الگ لگ طریقہ کار کے مطابق رجسٹریشن نہ کرے، ڈی سی اسلام آباد نے یہ تجویز دی کہ اوقاف اور وزارت مذہبی امور کے ساتھ چونکہ دینی مدارس کا اعتماد پہلے سے قائم ہوتا ہے اس لیے یہ کام وزارت مذہبی امور اور اوقاف کے ہی سپرد کرنا چاہیے، جس پر ڈی جی نیکٹا نے کہا کہ اوقاف کے پاس اتنے وسائل اور افرادی قوت نہیں، پھر یہ تجویز آئی کہ وزارت تعلیم اور اسکولز رجسٹریشن اتھارٹی ہی مدارس کو بھی رجسٹرڈ کرے۔ اس تجویز پر وزیر داخلہ نے

پسندیدگی کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر وزارت تعلیم اور اسکولز رجسٹریشن اتھارٹی ہی دینی مدارس کو تعلیمی اداروں کے طور پر ڈیل کرے گی تو مدارس کو مین اسٹریم میں آنے کا موقع ملے گا اس لیے وزارت مذہبی امور کی جگہ وزارت تعلیم کے سپرد کیا جانا چاہیے تاہم انہوں نے ڈی جی نیکٹا کو دو دن کا ٹائم دیا اور کہا کہ اس حوالے سے کوئی میکنزم بنا کر آگاہ کریں۔ تیسرا مسئلہ کوائف طلبی کا تھا جس پر مولانا محمد حنیف جالندھری نے بڑی تفصیل سے ملک بھر کی صورتحال، طرح طرح کے کوائف ناموں، صبح شام مدارس کے پھیرے لگاتے اہلکاروں کی تفصیلات سے وزیر داخلہ کو آگاہ کیا تھا۔ بعد میں ہونے والی میٹنگ میں ہم نے انہیں اس معاملے کی طرف متوجہ کیا تو وزیر داخلہ نے کہا کہ کسی ایک ادارے کے پاس دینی مدارس کے کوائف جمع ہونے چاہئیں تاکہ دوسرے ادارے اسی سے رجوع کر سکیں، یہ بہت اچھی تجویز ہے انہوں نے ساتھ ساتھ اس بات کی ضرورت پر بھی زور دیا کہ کوائف کے حصول کے لیے کوئی ضابطہ اخلاق بھی ہونا چاہیے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ ہمارے ہاں مذہبی طبقات میں خواتین کے معاملے میں حساسیت ہے، استاد شاگرد کے احترام کا معاملہ باقی اداروں کی بہ نسبت زیادہ ہے اس لیے غیر ضروری سوالات کرنا، رات کے اندھیرے میں جا کر سب کو لائن میں کھڑا کر کے باز پرس کرنا اور شناخت کے بغیر اہلکاروں کا مدارس میں جانا کسی طور پر درست نہیں، انہوں نے اس خدشے کو بھی تسلیم کیا کہ جب اہلکار کسی شناخت یا باوردی پولیس اہلکاروں کی وساطت کے بغیر براہ راست مدارس میں جاتے ہیں تو اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ شکیل آفریدی اور ریمنڈ ڈیوس ٹائپ کے بیرونی ایجنسیوں کے اہلکار مدارس کے سروے شروع نہ کر دیں تو اس کا تدارک کیسے کیا جا سکتا ہے؟

ڈی جی نیکٹا نے کوائف فارم اور رجسٹریشن فارم، اس کی تیاری میں مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب اور مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب کے ساتھ مل کر متفقہ فارم کی تیاری کے بارے میں بریفنگ دی اور اس کے آخر میں موجود حلف نامہ پڑھ کر سنایا جس پر وزیر داخلہ نے معمولی ترمیم تجویز کی لیکن مجموعی طور پر اطمینان کا اظہار کیا اور اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ اس پر عملدرآمد کو یقینی بنانا چاہیے

اس کے بعد بینک اکاؤنٹس کے معاملے اور اس پر بینکوں کے طرز عمل اور مدارس کو درپیش مسائل و مشکلات سے شرکاء اجلاس کو آگاہ کیا گیا، جس پر وزیر داخلہ نے گورنر اسٹیٹ بینک سے اپنے ذاتی موبائل سے رابطے کی کوشش کی لیکن رابطہ نہ ہو پایا، وزیر داخلہ نے وفاق المدارس کے مطالبے سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ اکاؤنٹس کھلوانے سے مدارس کے مالی نظام کی شفافیت یقینی ہو جائے گی بلکہ مانیٹرنگ بھی آسان ہو گی، اس لیے اکاؤنٹس کھلوانے کے سلسلے میں مدارس کے ساتھ تعاون اور حوصلہ افزائی کرنی چاہیے، انہوں نے ایسے مدارس کی لسٹ دینے کا بھی مطالبہ کیا جن کے رجسٹریشن کے باوجود اکاؤنٹس نہیں کھولے جا سکے۔

بے گناہ علمائے کرام کے ناموں کو فورتھ شیڈول میں ڈالنے کو حوالے سے وزیر داخلہ نے وفاق المدارس

کے موقف کی تائید کی کہ ایسے تمام حضرات جو کسی قسم کی منفی سرگرمی میں ملوث نہیں، ان کے نام فوری طور پر فورتھ شیڈول سے نکالے جائیں، انہوں نے ایسے لوگوں کی لسٹیں بھی طلب کیں تاکہ اس سلسلے کا حل نکالا جا سکے۔

قربانی کی کھالیں جمع کرنے اور صدقات وزکوۃ کی وصولی کے راستے میں روڑے اٹکانے کے حوالے سے بیوروکریسی کے نمائندگان نے بہت حیلے پیش کیے جن میں سے ہر ایک کا اللہ رب العزت کی توفیق سے جواب دیا اور بالآخر سب کو اس بات پر قائل کیا کہ جب ایک دفعہ رجسٹریشن ہوگئی تو پھر نئے سرے سے کسی اور این او سی کی ضرورت نہیں رہنی چاہیے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ آپ لوگ رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ مدارس کے ساتھ ایک جیسا سلوک نہ کیا کریں بلکہ رجسٹرڈ مدارس کو الگ سے کسی این او سی کا پابند نہ بنائیں بلکہ سہولت دیں تاکہ باقی مدارس بھی رجسٹریشن کروانے میں دلچسپی محسوس کریں اور ان کے لیے یہ بات ترغیب کا باعث بنے۔ بعض شرکاء اجلاس نے تنظیموں ،رفاہی اداروں اور دینی مدارس کی فنڈنگ کے طریقہ کار کو خلط ملط کر کے ابہام پیدا کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ یہ لوگ کیمپ لگاتے ہیں ہم فنڈ لینے سے منع نہیں کرتے کیمپ لگانے سے منع کرتے ہیں جس پر ہم نے وضاحت کی کہ مدارس خود کیمپ ہوتے ہیں ایسے فنڈ جمع کرنے کے لیے الگ سے کیمپ لگانے کی ضرورت نہیں ہوگی ،تنظیموں اور مدارس کے معاملات کو الگ الگ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس پر رجسٹریشن سٹوفکیٹ کو این او سی کے قائم مقام تسلیم کرنے پر اتفاق ہوا، اس کے علاوہ دینی اجتماعات پر غیر ضروری پابندی، اجازت نامہ کا حصول، برسوں سے ہونے والے اجتماعات کے راستے میں روڑے اٹکانے اور خاص طور پر پنجاب میں درپیش صورتحال پر بھی وزیر داخلہ نے نظر ثانی کی ہدایات جاری کیں ،انہوں نے اہم دینی شخصیات کو سکیورٹی فراہم کرنے کی یقین دہانی کروائی اور اس حوالے سے ضروری کارروائی کے بعد احکامات جاری کرنے کا وعدہ کیا، اسی طرح وزیرستان میں بحالی اور تعمیر نو کے عمل میں دینی مدارس اور مساجد کی بحالی اور تعمیر نو کے حوالے سے متعلقہ محکموں سے بات چیت کر کے اس سے قبل ہونے والی کوتاہیوں کی تلافی کرنے کا بھی یقین دلایا۔

الغرض مجموعی طور پر وفاقی وزیر داخلہ ایک منصف مزاج، معتدل، اسلام پسند اور سلیم الفطرت انسان ہیں اور وہ جاتے جاتے مولانا محمد حنیف جالندھری کے بقول اپنے نام کی طرح کوئی احسن اقدام کرنے کے موڈ میں ہیں، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ حکومتی مشینری اور بیوروکریسی کا طرز عمل کیا ہوتا ہے اور وفاق المدارس کے جملہ معقول مطالبات کے حوالے سے اور برسوں سے التوا کا شکار رہنے والے دیرینہ مسائل کے حوالے سے انتظامیہ کے کل پرزے کتنا تعاون کرتے ہیں اور کس قدر سنجیدگی سے کام لیتے ہیں؟؟!۔ وفاقی وزیر داخلہ نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ چند دنوں میں جملہ مسائل پر ہوم ورک کر کے وزیر اعظم کی موجودگی میں اور اتحاد تنظیمات مدارس کی قیادت اور دیگر تمام اسٹیک ہولڈرز کی موجودگی میں حتمی اعلان کیا جانا چاہیے۔ اب دیکھنا یہ ہے وزیر داخلہ خود کس حد تک اس معاملے کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے کتنی سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کی قیادت کو بھی مسلسل بیدار، فکرمند اور خبردار رہنا ہوگا اور فالو اپ کے بغیر شاید کوئی نتیجہ حاصل نہیں کیا جا سکے۔